بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دِل کا حلیم

وَلَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَیۡنَا کُلَّ نَفۡسٍ ھُدٰھَا وَلٰکِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّیۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ (السجدہ۔۱۴)

اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اِس کے مناسب حال ہدایت دیتے۔لیکن میری بات پوری ہوگئی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور اِنسانوں سے پُر کروں گا

محترم جناب محمد اسلم چوہدری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ برادرم جناب محمد اسلم چوہدری صاحب! آپ نے اپنے دل میں میرا درد محسوس کیا اور بڑے خلوص کیساتھ میری مدد کرنے کے واسطے مجھ سے چند سوالات پوچھے تھے۔اگرچہ خاکسار اپنے دعویٰ (موعودز کی غلام مسیح الزماں/مصلح موعود) میں کامل یقین رکھتا ہے لیکن پھر بھی میں نے آپکی مہربان توجہ کا بڑی سنجیدگی کیساتھ نوٹس لیا۔میں نے اپنے ربّ سے دعا کی کہ اے مہربان! اے میرے زبردست طاقتوں کے مالک! جو رحمت تو نے مجھ پر کی ہے اس میں شک کرنے کیلئے میرے پاس کوئی گنجائش نہیں لیکن پھر بھی میں بشر ہوں فرشتہ نہیں۔ ہوسکتا ہے میرے نفس نے مجھے کوئی چکمہ دیا ہو اور مجھے کوئی سبز باغ دکھایا ہو جسے میں سمجھ نہ سکا ہوں۔اب کینیڈا سے ایک پڑھے لکھے اور انتہائی مخلص دوست برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب نے میری مدد کرنے کے واسطہ میری طرف رجوع کیا ہے۔اب میں اپنا مقدمہ اور روحانی واقعہ اِنکے آگے رکھ رہا ہوں یہ جاننے کیلئے کہ اگر میرے نفس نے مجھے کوئی فریب دیا ہے اور اُس کا مجھے پتہ نہیں چل سکا۔تو شاید برادرم اسلم صاحب ہی میری اس نفسانی غلطی کو پکڑ کر مجھے دکھا دیں اور اس طرح مجھے ہدایت نصیب ہوجاوے۔ برادرم چوہدری صاحب۔ گوناں گوں مصروفیت کے باوجود میں نے اپنا روحانی واقعہ لکھ کر آپکے آگے رکھا اِس امید کیساتھ کہ آپ ہر صورت (غلطی خوردہ ہونے کی صورت میں غلطی دور فرما کر اور اگر صادق اور ہدایت یافتہ ہوں تو بھی صدق اور ہدایت کی تصدیق فرما کر) میں میری مدد ضرور فرمائیں گے۔آپ کی پہلی ای میل مجھے دس (۱۰) فروری ۲۰۱۰ء کو موصول ہوئی تھی۔اگرچہ جواب دینے میں تھوڑی تاخیر ضرور ہوئی لیکن پھر بھی میں نے دو (۲) ماہ کے بعد اپنا مفصل مقدمہ مورخہ گیارہ (۱۱) اپریل ۲۰۱۰ء کو آپکے آگے رکھ دیا۔میرے مقدمے اور میرے روحانی واقعہ کو بغور پڑھ کر آپ نے مجھے مورخہ اَٹھارہ (۱۸) اپریل کو درج ذیل ای میل لکھی۔آپ لکھتے ہیں۔

Honourable Abdul Ghaffar Janbah sahib;

Assalam-O-Alaikum Wa Rahmatullah-e Wa Barakatohu

I have received your detailed response to my E-Mails. Due to the extra-ordinary length of your presentation, I shall need more time to respond to this E-mail. I must confess that your Honour has truly demonstrated exceptional and superior level of your intellegence, knowledge, research and appropriate refereces. A famous part of that (pesheen-goyee) is that "Woh Balaa ka Zaheen aur Faheem Ho-gaa" is definitely applicable in your case. I have an obligation to express my views with absolute Respect, Truth and Love. It is now clear to me that your Honour does have ample capacity, talent and capability to understand the meanings of different terms and words used in the Holy Qura'an. I shall have to write a detailed letter to your attention. I hope to finish my writing in few weeks. Please, wait for my reply. This E-Mail is only to inform you that GOD Willing (Inshaw- Allah) I shall send a detailed response in near future.

Sincerely,

Mohammad Aslam Chaudhry

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ایک ایسا مدعی جو جماعت احمدیہ میں پہلے سے(already)موجود دعویٰ مصلح موعود کو جھٹلا کر اپنے آپ کو بطور موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) پیش کر رہا ہو اور پھر پہلے سے موجود دعویٰ مصلح موعود اگر ہو بھی حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کے بیٹے کا تو پھر تو اور بھی مشکل پڑ جاتی ہے۔مزید برآں یہی نہیں بلکہ پہلے دعویٰ مصلح موعود کو یوم مصلح موعود منا منا کر احمدیوں کے دل و دماغ میں بھی رچا بسا دیا گیا ہو۔ایسی صورتحال میں کوئی بھی نیا دعویٰ مصلح موعود احمدیوں پر قیامت بن کر گرے گا۔لہٰذا ایسے نئے دعویٰ پر غور وفکر کرنے کیلئے کسی بھی احمدی کو تھوڑا وقت چاہیے۔لہٰذا برادرم چوہدری صاحب۔آپ کو بھی تھوڑا وقت ضرور چاہیے تھا۔برادرم چوہدری صاحب۔خاکسار اب آپکی ابتدائی ای ملز کے سلسلہ میں چند گذارشات آپکے آگے رکھنا چاہتا ہے جو کہ وقتاً فوقتاً مجھے موصول ہوئی تھیں۔آپکی دوسری ای میل خاکسار کو سترہ(۱۷)فروری ۲۰۱۰ء کو موصول ہوئی تھی۔آپ اپنی ای میل کے آخر میں مجھے لکھتے ہیں۔

Will you please, deliver those words of GOD to the person who requests you in the name of GOD?

برادرم چوہدری صاحب۔آپ نے خدا کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کیا تھا۔خاکسار نے بھی چند خدائی الفاظ کی بجائے اپنا مکمل روحانی واقعہ آپکے غور وفکر کیلئے آپکے آگے رکھ دیا ہے۔میرا جواب وصول کرنے کے بعد اتنا وقت گزرنے کے باوجود بھی آپکی طرف سے اب اتنی خاموشی کیوں ہے۔؟کیا آپ مجھے بتائیں گے۔؟

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔تیئیس(۲۳)فروری ۲۰۱۰ء کو مجھے آپکی ایک ای میل موصول ہوئی تھی۔آپ اس میں لکھتے ہیں۔

My very Honourable Brother, my Friend, my Companion and seemingly a very willing and dedicated servant of my GOD, I intend to help you because, I have read your letters, appeals and repeated cries for help. It is just possible that our mother like loving GOD may have directed my attention to your website and then moved my heart in a direction to share my knowledge and experiences with your Honour..........I want to help you for the sake of my GOD.

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔اگرچہ خاکسار اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کے دعویٰ میں قطعی طور پر سچا ہے اور مجھے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔لیکن پھر بھی اگر کوئی انسان مجھے غلطی خوردہ سمجھتا ہے تو وہ مجھے سمجھائے۔میں اُس سے سمجھنے کیلئے تیار ہوں۔برادرم چوہدری صاحب۔آپ نے میرے خطوط میں میری ایسی درخواستوں کو پڑھا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپکی توجہ میرے دعویٰ کی طرف مبذول کروائی ہے۔بلاشبہ آپ اپنے دل میں میرا درد بھی رکھتے ہیں۔خاکسار ہر حال میں آپکی مدد کا محتاج ہے۔ہم تو دن رات اللہ تعالیٰ کے حضور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کی دعائیں مانگتے ہیں۔چوہدری صاحب۔اگر خاکسار نعوذ باللہ آپکی نظر میں غلطی خوردہ ہے تو برائے کرم میری غلطی کی نشاندہی فرما کر میری ہدایت کا سامان مہیا کیجئے اور اگر میں آسمان سے ہدایت یافتہ ہوں تو کیا آپ ہدایت پانا پسند نہیں فرمائیں گے۔؟ ؎

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح　　کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گسار ہوتا

آپ آگے لکھتے ہیں۔

I shall not be able to proceed without you help in this matter. Please, write to me the dreams or visions or direct communications and your subsequent interpretation of your spirtual experiences.

محترم جناب چوہدری صاحب۔خاکسار نے اپنے روحانی واقعہ کی ہر کڑی کو خوب کھول کھول کر آپکے آگے رکھا ہے۔اگر آپ کا کوئی اور سوال بھی ہو تو اُس کا جواب دینے کیلئے بھی میں تیار ہوں۔اب آپکی طرف سے خاموشی کیوں ہے۔؟اسی ای میل کے آخر میں آپ مجھے فرماتے ہیں۔

I have answered your questions. Please allow me to help you so that OUR ALLAH be pleased with both of us. AAMEEN.

محترم جناب چوہدری صاحب۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے جس جذبے،خلوص،محبت اور درد کیساتھ میری مدد کرنے کا عزم ظاہر فرمایا تھا نہ جانے آپکا وہ عزم اور جذبہ اب کہاں گیا ہے۔؟ ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن　　خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

محترم جناب چوہدری محمد اسلم صاحب۔گیارہ(۱۱)مارچ ۲۰۱۰ء کو مجھے آپکی ایک اور ای میل موصول ہوئی تھی۔آپ اس میں لکھتے ہیں۔

After reading your letter, I felt an urge to share that experience with you so that you may also be

relieved of your torturous and crushing dilemma. My very dear, honourable, respected Brother, I want to help you for the sake of my GOD. By the Grace and Benevolence of the Almighty GOD, I am willing and capable of delivering your isolation, suffering and mental tortures. But my deeply beloved Brother, the green branch of the same tree of which I am also one branch, I can NOT help you if you are not ready to accept any help.

محترم جناب چوہدری محمد اسلم صاحب۔ خاکسار بھی اُسی سرسبز درخت کی شاخ ہے جس کی آپ شاخ ہیں۔ لیکن اس شاخ (عاجز) کا کیا قصور ہے جو یہ ظلم وستم اس پر ڈھایا جارہا ہے۔؟ اور وہ بھی اُس دین اسلام کے نام پر جس کے بانی نے بذات خود ساری زندگی ایسے جبر اور جھوٹ کو مٹانے کیلئے اِنہی دکھوں اور مصائب کو برداشت کیا تھا۔ خاکسار نے جماعتی قواعد وضوابط (جو کہ میرے لیے محلِ نظر بھی ہیں) کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنا ایک مدلل نقطہ نظر پیش کیا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ۔ چوہدری صاحب۔ مجھ پر مفسدانہ خیالات پھیلانے اور میرے اہل وعیال اور میرے دیگر اصحاب پر مفسدانہ خیالات کی تصدیق اور ہم خیال ہونے کا لزام لگا کر ہم سب کو حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کی جماعت احمدیہ سے نہ صرف خارج کیا گیا بلکہ ہمیں شدید قسم کے مقاطعہ کا بھی سامنا ہے۔ برادرم۔ ہماری isolation، suffering اور mental tortures کا یہ حال ہے کہ جس کا تصور بھی آپ نہیں کرسکتے۔ خاکسار آپکے آگے اس ظلم کی ایک تازہ مثال پیش کرتا ہے۔ ہم جرمنی میں پانچ ہم زلف رہتے ہیں۔ ان میں سے دو جرمنی کے شہر ہمبرگ میں رہتے ہیں۔ اِمسال مورخہ ۹۔ فروری کو میرا ایک ہم زلف برادرم منیر احمد ساجد صاحب عارضہ قلب (heart attack) کی بدولت قریباً دن کے دس یا گیارہ بجے فوت ہوگیا۔ ہوا اس طرح کہ میاں ساجد صاحب اس دن بالکل ٹھیک ٹھاک تھے اور صبح ناشتہ کرکے آٹھ بجے کے قریب گھر سے کام کیلئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے کے قریب ریسٹورنٹ کے مالک کا اُنکے گھر فون آیا کہ ابھی تک ساجد صاحب کام پر نہیں پہنچے۔ میری سسٹر اِن لاء (sister in law) نے اُنہیں بتایا کہ وہ تو صبح آٹھ بجے ہی کام پر چلے گئے تھے۔ پھر اُس نے اپنے خاوند کے ہینڈی (handy) پر فون کیا تو ہسپتال سے نرس نے فون اُٹھایا اور بتایا کہ ساجد صاحب تو فوت ہوگئے ہیں۔ نرس نے ہسپتال کا ایڈریس بتا دیا اور کہا کہ تم رات کے گیارہ بجے تک ہسپتال میں مرحوم کو دیکھ سکتے ہو۔ میرا ایک دوسرا ہم زلف مبشر احمد شاہد صاحب جو ساجد صاحب کے گھر کے قریب ہی ایک دوسرے محلّہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اُنہیں بھی ساجد صاحب کی وفات کی اطلاع مل گئی۔ اُنہوں نے فوراً مجھے بھی اطلاع دی۔ تین بجے کے قریب مبشر شاہد صاحب نے مجھے فون کیا کہ ہم ہسپتال جانے کیلئے گھر سے نکلنے والے ہیں اور آپ بھی کیل سے ساجد صاحب کا منہ دیکھنے کیلئے ہمبرگ ہسپتال میں آجائیں۔ اُمید ہے اس موقع پر جماعت کے عہدیدار پریشانی پیدا نہیں کریں گے۔ میں نے مبشر صاحب سے کہا کہ آپ نہیں جانتے۔ یہ لوگ ہر موقع پر پریشانی پیدا کرتے ہیں۔ میں نے اُسے کہا کہ آپ چونکہ مدعی نہیں ہیں لہٰذا شاید آپ کو یہ برداشت کرلیں لیکن اگر ہم کیل سے آئے تو یہ لوگ مرحوم ساجد صاحب کے اہل وعیال اور لواحقین کیلئے کافی پریشانیاں پیدا کریں گے۔ لہٰذ ہمارے لیے یہی مناسب ہے کہ ہم نہ آئیں۔ مبشر شاہد صاحب اپنی فیملی کیساتھ قریباً آٹھ بجے ہسپتال پہنچے اور ساتھ ہی ہمارا ایک برادر نسبتی منیر احمد بھی فیملی کیساتھ ہسپتال پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہمبرگ کے ریجنل امیر ظہور احمد اور ساجد صاحب کے محلے کے صدر جماعت بھی ہسپتال پہنچ گئے۔ ساجد صاحب کا منہ دیکھنے کے بعد ریجنل امیر اور صدر صاحب ہسپتال کے ایک کونے میں جا کر کھڑے ہوگئے۔ مبشر شاہد صاحب نے پیچھے جا کر امیر ظہور احمد سے ہاتھ ملانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے کیا لیکن ظہور احمد نے بڑی دیر کے بعد مشکل سے ہاتھ نکال کر ملایا۔ پھر مبشر صاحب نے صدر ناصر احمد باجوہ کیساتھ ہاتھ ملانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا لیکن صدر نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ہاتھ ہی نہ نکالا اور نہ سلام کا جواب دیا۔ پھر ہسپتال میں ہی ظہور احمد اور ناصر احمد باجوہ نے ہمارے مرحوم ہم زلف کی اہلیہ کو بلایا اور تقریر کرنی شروع کردی کہ ہمارا اصل رشتہ روحانی رشتہ ہے اور جن لوگوں کو جماعت سے نکال دیا جائے اُن سے ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہے وغیرہ۔ پھر اُسے کہا کہ آپ مبشر شاہد اور منیر احمد کو کہیں کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ ساجد صاحب کی اہلیہ نے امیر صاحب سے کہا کہ میں کس طرح اپنے بھائی اور اپنے بہنوئی کو یہاں سے چلے جانے کو کہہ دوں۔ میں اِنہیں یہاں سے جانے کیلئے نہیں کہہ سکتی۔ پھر مرحوم کے بچوں کو بلا کر کہا گیا کہ آپ اپنے ماموں اور خالو کو کہیں کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ اُنہوں نے جواباً کہا کہ ہم اپنے خالو اور اپنے ماموں کو کس طرح کہیں کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔

(برادرم چوہدری صاحب۔ چند گھنٹے پہلے ایک جوان آدمی فوت ہوا اور اُسکی لاش ہسپتال میں پڑی ہے۔ لاش کے پاس اُسکی اہلیہ اور اُسکے غمزدہ تین بچے اپنے دیگر رشتہ داروں کیساتھ کھڑے ہیں۔ ہمبرگ شہر کا امیر اور حلقہ کا صدر مرحوم کی اہلیہ اور اُسکے بچوں کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ اپنے بھائی اور اپنے بہنوئی کو کہیں کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون۔ پتہ نہیں وہ کونسا مذہب ہوگا جس میں ایسی حسین ترین قدریں پائی جاتی ہوں گی۔ وہ مذہب جو بھی ہو لیکن ہمارے مصطفےٰ ﷺ کا دین اسلام نہیں ہوسکتا)

اگلے دن شام کو پھر مبشر شاہد صاحب اپنی فیملی کیساتھ افسوس کیلئے مرحوم کے گھر گئے۔ وہاں منیر صاحب بھی اپنی فیملی کیساتھ موجود تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مرحوم کے گھر میں صدر

صاحب کے بار بار فون آنے شروع ہوگئے۔ اُنہوں نے کہا کہ مجھے اوپر سے حکم ملا ہے کہ آپ مبشر شاہد صاحب اور منیر صاحب کو یہاں سے نکال دیں۔ اگر آپ اِنہیں نہیں نکالیں گے تو آپ کو مرحوم کے جنازے کے سلسلہ میں پریشانی ہوسکتی ہے۔ مرحوم کا جنازہ نہ پڑھنے کی یہ کھلی دھمکی تھی۔ پھر تنگ آ کر مرحوم کی خوشدامن صاحبہ نے اپنے بیٹے منیر احمد اور داماد مبشر شاہد صاحب کو کہا کہ بیٹا اگر آپ نہیں جائیں گے تو جماعت والے ہمارے لیے پریشانی پیدا کریں گے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ چلے جائیں۔ پھر مبشر شاہد صاحب نے خالہ جی سے پوچھا کہ کیا ہم مرحوم کا جنازہ پڑھنے کیلئے آ جائیں لیکن اُنہوں نے جماعت کے ڈر کی وجہ سے کہا کہ آپ جنازہ پڑھنے کیلئے بھی نہ آنا۔ مرحوم کے یہ قریبی رشتہ دار بڑے افسوس کیساتھ مرحوم کے گھر سے اُٹھ کر باہر آ گئے۔ برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ اگر خاکسار اپنی فیملی کیساتھ اپنے ہم زلف کی وفات پر ہسپتال میں اُس کا منہ دیکھنے یا اُسکے گھر میں تعزیت کرنے کیلئے چلا جاتا تو یہ جماعتی عہدیدار نہ جانے کیا کرتے۔؟ مبشر احمد شاہد اور منیر کا صرف اتنا قصور ہے کہ وہ میرے رشتہ دار ہیں۔ میرے دعویٰ کے بعد اُنہیں کہا گیا تھا کہ آپ عبدالغفار جنبہ کیساتھ ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں۔ اِنہوں نے جواباً کہا تھا کہ آپ پہلے عبدالغفار جنبہ کی کوئی غلطی ثابت کریں تو پھر ہم یا تو عبدلغفار جنبہ کو سمجھائیں گے یا پھر اُسکے ساتھ تعلقات ختم کر دیں گے۔ لیکن جماعت نے اُنکی یہ بات قبول نہ کی اور اُنہیں بھی جماعت سے خارج کر دیا۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ ہم احمدیوں کے بھی غیر احمدی رشتہ دار ہیں۔ آپ کو بھی علم ہوگا کہ احمدی اور غیر احمدی آپس میں رشتہ ناطے نہیں کرتے لیکن شادی مرگ پر ضرور اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ غیر احمدی ہمارے بہت مخالف ہیں۔ اور اُنہوں نے ۱۹۷۴ء میں ہمیں غیر مسلم بھی قرار دلوا دیا۔ لیکن اس مخالفت کے باوجود میں نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا واقعہ نہیں دیکھا، کوئی ایسی نیچ اور گھٹیا حرکت نہیں دیکھی کہ کوئی احمدی اپنے غیر احمدی بہنوئی یا ہم زلف کے مرنے پر اُسکے گھر افسوس کیلئے گیا ہو تو وہاں غیر احمدیوں نے مرحوم کے اہل وعیال کو یہ حکم دیا ہو کہ اِس احمدی کو گھر سے نکال دو۔ اور اگر آپ اِس کو نہیں نکالیں گے تو ہم مرحوم کی نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے۔؟ برادرم چوہدری صاحب۔ اگر آپ نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا واقعہ دیکھا ہو تو آپ مجھے بھی بتانا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایسی گھٹیا حرکتیں اور ایسے گھٹیا رویے حقیقی اسلام کے نمائندوں کی ہی ایجادیں ہیں۔ جس دعویٰ مصلح موعود کی بنیاد ایسے اخراج اور مقاطع پر رکھی گئی ہو، جس دعویٰ مصلح موعود کو ایسے اوچھے ہتھکنڈوں کیساتھ جبراً منوایا گیا ہو۔ ایسے دعویٰ مصلح موعود میں صداقت کیا ہوسکتی ہے۔؟ آپ اس پر ضرور غور فرمانا۔ برادرم چوہدری صاحب۔ ہم نعرہ تو لگاتے ہیں کہ ''محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں''۔ نعرے کی حد تک تو یہ الفاظ بڑے خوبصورت ہیں لیکن جو لوگ ایک مردہ انسان کی لاش پر بھی ایسے تماشیں کرنے سے باز نہ آئیں اُنکے پاس کسی کیلئے کیا محبت ہوسکتی ہے۔؟ کیا محبت کا یہ نعرہ اپنوں اور غیروں کو دھوکہ دینے کیلئے سب جھوٹ اور ڈرامہ ہے۔؟ ہم لوگ مسجدوں میں منبروں پر کھڑے ہو کر آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کا حوالہ دے کر بانگ دہل اعلان کرتے ہیں۔

''کہ ہر شخص اپنی سوچوں اور اپنے ایمان میں آزاد ہے۔ کوئی حق نہیں ہے کسی کا کہ کسی کی سوچ پر اور اُسکے ایمان پر، اُس کے نظریات پر کسی قسم کی قدغن لگائے اور جبراً اُن کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ جو اعلان ہے یہ اسلام کے لیے نہیں ہے بڑی جہالت ہے اگر اِسے یہ سمجھا جائے کہ صرف اسلام کی خاطر ہے۔ یہ تو آزادی ضمیر کا جہاد ہے، شرف انسانی کو قائم کرنے والا جہاد ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان حق نہیں رکھتا کہ کسی اور انسان کے نظریات کو اور اُس کے خیالات کو، اُس کی سوچوں کو تبدیل کرے زبردستی یا اُس پر جبر کے تالے لگا دے اور اُس کو اِن سوچوں کے اظہار کا حق نہ ہو۔ تو یہ دوسرا جہاد کا پہلو یہ تھا۔ آپ نے یہ فرمایا اور قرآن کریم اس مضمون کو کثرت سے بیان کرتا ہے کہ صرف یہ نہیں کہ انسان کو خود اپنی سوچوں میں آزادی نصیب ہے بلکہ اس کو یہ بھی حق حاصل ہے کہ جو وہ سوچتا ہے، جو وہ دیکھتا ہے، جو وہ سمجھتا ہے اُسے دوسروں سے بیان کرے اور اس کا نام بلاغ ہے پہنچانا۔ جب وہ بیان کر دے تو پھر لَسۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ بیان کرنا مبین طریق پر، کھول کھول کر یہ تو فرض ہے ہر انسان کا، اس کا حق ہے لیکن جبر کو اس میں دخل نہیں ہوگا۔ کسی قسم کے جبر کی اجازت نہیں ہوگی۔ چوتھا پہلو اس جہاد کا یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اِسکے نتیجے میں بات مان لے اور اپنے خیالات تبدیل کر دے تو ہرگز کسی دوسرے کا حق یہ نہیں ہے کہ وہ زبردستی اس کو اس تبدیلی خیال سے روکے اور کہے کہ ہرگز ہم تمہیں اپنا خیال تبدیل نہیں کرنے دیں گے اور اُسکے نتیجے میں خیال تبدیل کروانے والے کو سزائیں دیں اور اُسکو بھی مارے اور اُسکی مخالفت بھی جسمانی طور پر کرے، ہر قسم کی تعزیری کاروائی اُسکے خلاف کرے۔۔۔۔۔ ہر ایسے شخص کے مقابل پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جہاد کھڑا ہو جائے گا آزادی ضمیر کے نام پر جو آپ نے جہاد کیا۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اُسکی تائید کرے جس نے واقعتاً دلائل کے نتیجے میں اپنا مذہب تبدیل کیا ہے، اپنے خیالات تبدیل کئے ہیں اور ہر ایسی جبر کی کوشش کا مقابلہ کرے جو ان بنیادی انسانی حقوق میں مداخلت کرے۔'' (خلیفہ رابع۔ خطبہ جمعہ۔ ۵ دسمبر ۱۹۸۶ء)۔

آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کا حوالہ دے کر ہم آزادی ضمیر کا یہ حق تمام دنیا سے اپنے لیے تو مانگتے ہیں۔ اپنی مظلومی کی دہائی دیتے ہیں لیکن اپنی جماعت میں ہم یہ حق کسی احمدی کو دینے کیلئے تیار نہیں۔ ہمارے قول وفعل میں کتنا تضاد ہے اور ہم مذہبی دنیا کے کتنے بڑے جھوٹے ہیں۔؟ نکلے ہیں دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کیلئے جبکہ ہمارے گھر میں اسلام کا یہ حال ہے کہ ہم نے حقیقی اسلام کے نام پر ہر احمدی کا گلا گھونٹا ہوا ہے۔ اِنا اللہ واِنا الیہ راجعون۔

برادرم چوہدری صاحب۔ میں نے بڑی وضاحت کیساتھ اپنا نقطہ نظر آپکے آگے رکھا ہے اور آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ میری کوئی بات بھی قرآن کریم، مستند احادیث صحیحہ، حضرت

بانئ جماعتؑ کے اِلہامات اور آپکے تحریری کلام سے باہر نہیں ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ علم اور تحقیق کے یہ سب ماخذ (قرآن کریم، مستند احادیث صحیحہ، حضرت بانئ جماعتؑ کے اِلہامات اور آپکا تحریری کلام) کیا مفسدانہ ذرائع ہیں۔؟ واضح رہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کیساتھ ہی اُمت محمدیہ کی تجدید اور اصلاح فرمائی تھی۔ علمائے جماعت احمدیہ بھی اسی عظیم اور مقدس کتاب کے ذریعہ مخالفین کی اغلاط کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ اگر اِنکے پاس یہ کتاب نہ ہو تو مخالفین کے مقابلہ پر اِنکے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے ۔قرآن کریم کے بغیر نہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات ثابت ہو سکتی ہے اور نہ ہی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی اُمتی نبوت۔ تو پھر گھر میں یعنی جماعت کے اندر قرآن کریم کو مفسد کیوں سمجھا گیا ہے۔؟ زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کو مفسد کیوں خیال کیا گیا ہے۔؟ کیا یہ دوہرا معیار نہیں ہے۔؟ برادرم چوہدری صاحب۔ آپ میری مدد کیلئے آگے آئیں۔ میں بڑی شکر گزاری کیساتھ آپکی مدد قبول کرنے کیلئے تیار ہوں۔ آگے آپ لکھتے ہیں۔

There is No disgrace in accepting guidance and learning from experience of your spiritual Brothers.

برادرم چوہدری صاحب۔ اگر کسی غلط فہمی کے سلسلہ میں میرا کوئی احمدی بھائی اپنے تجربہ کی روشنی میں میری مدد اور راہنمائی فرمانا چاہے تو مجھے اُسکی راہنمائی حاصل کرنے میں کیا شرمندگی ہو سکتی ہے۔؟ اس میں میری کیا بے عزتی ہے۔؟ کچھ بھی نہیں۔ ایسا مہربان تو میرا محسن ہوگا اور میں ہمیشہ اپنے محسن کا مشکور رہوں گا۔؟ اب ایک سائل آپکی مدد اور راہنمائی کیلئے شب و روز آپکی راہ تک رہا ہے لیکن آپکی طرف سے مکمل خاموشی ہے۔ ایسا کیوں۔؟ آگے آپ لکھتے ہیں۔

Please, write to me with LOVE like two brothers or very fast friends are sharing a common task. I want to know, What caused you to believe that you are the ONLY Musleh-Maud ? It might be something that I have misunderstood.

برادرم چوہدری صاحب۔ آپ نے مجھے بھائی کہہ کر پکارا ہے اور میں نے بھی آپ کو بھائی سمجھتے ہوئے اپنے روحانی واقعہ کی ساری تفصیل آپکے آگے رکھ دی ہے۔ کس طرح اور کیسے مجھ پر میرے مصلح موعود ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔؟ میں نے یہ سب کچھ آپ کو بتا دیا ہے۔ مجھے بتائیں کہ خاکسار سے کہاں اور کیا غلطی واقع ہوئی ہے۔؟ ؎

ہر چارہ گر کو چارہ گری سے گریز تھا　　ورنہ ہمیں جو دکھ تھے وہ لا دوانہ تھے

اِسی ای میل میں آگے آپ لکھتے ہیں۔

Please, Note that if you failed in responding this e-mail then you will NOT be able to say before the ALMIGHTY ALLAH, that NO ONE offeredd any help to you. Now, it will be your own unjust and unfair stubborness that has deprived you from being rescued.

برادرم چوہدری صاحب۔ خاکسار میں ایسی کوئی ضد اور جھوٹی اَنا نہیں ہے جو آپ ایسے محسنوں سے راہنمائی اور مدد حاصل کرنے میں میرے مانع ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپکے سوالات اور آپکی ای میل کا جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے۔ اب اگر آپ اپنی ذمہ داری اور اپنا وعدہ پورا نہیں کریں گے تو پھر میں میدان حشر میں اپنے ربّ کے حضور یہ فریاد ضرور کروں گا کہ اے میرے مالک! برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب نے بھی وعدہ فرما کر نہ میری کوئی راہنمائی فرمائی اور نہ ہی اُس حق کو قائم کرنے کے سلسلہ میں میری کوئی معاونت کی جو تو نے مجھ پر ظاہر فرمایا تھا۔ آخر پر آپ لکھتے ہیں۔

Would you please, demonstrate your faith and love by permitting me to help you in your situation.......

.... Sincerely,

Mohammad Aslam Chaudhry

برادرم چوہدری صاحب۔ خاکسار نے آپ کو بتایا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو دو (۲) نشانوں کی بشارت بخشی تھی۔ اِن میں سے ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تھا اور دوسرا ایک زکی غلام تھا۔ خلیفہ ثانی صاحب بطور مثیل بشیر احمد اوّل صرف وجیہہ اور پاک لڑکے سے متعلقہ پیشگوئی کے مصداق تھے۔ وہ ایک نشان رحمت یعنی ایک زکی غلام جسے حضورؑ نے مصلح موعود کا لقب دیا تھا نہ تھے اور نہ ہی اُنہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی قبولیت دعا کے طفیل یہ موعود رحمت کی چادر اس عاجز پر ڈالی ہے یا اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام کی بشارت کا مصداق اس عاجز کو بنایا ہے۔ اب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے جماعت احمدیہ میں ایک بہت بڑی غلطی کر چکے ہیں۔ مزید برآں اُنہوں نے اپنی غلطی یا جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے افراد جماعت پر ایک جبری نظام لاگو کیا ہے۔ اور اس طرح موعود زکی غلام کی آمد کو

روکنے کیلئے اس جبری نظام کیساتھ سارے افراد جماعت کو اَسیر بنالیا گیا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے کسی سے بھی غلطی ہوسکتی ہے۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن غلطیوں پر نظر ثانی کرنے کی بجائے اِن پر اَڑ نا اور سینہ زوری کرنا زیادہ خطرناک رویہ ہے۔ برادرم چوہدری صاحب۔ خاکسار جس صورتحال میں ہے اس میں آپ ایسے مہربان بھائی کی مدد میرے لیے ایک نعمت سے کم نہیں ہوگی اور میں اس بے بسی بے کسی اور بے چارگی کی حالت میں کفران نعمت کا مرتکب کیسے ہوسکتا ہوں۔؟

محترم جناب چوہدری محمد اسلم صاحب۔ اٹھائیس (۲۸) مارچ ۲۰۱۰ء کو مجھے آپکی ایک اور ای میل موصول ہوئی تھی۔ آپ اس میں لکھتے ہیں۔

I believe that our Gracious ALLAH has directed my attention to relieve you of your continued sufferings and sacrifices. Perhaps, It was all due to an honest mistake, misunderstanding or misinterpretation of the term "Musleh-e-Mauod".

برادرم چوہدری صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے میری مشکلات اور مصائب کے خاتمہ کیلئے آپکی توجہ کو میری طرف مبذول کروایا ہے۔ یاد رہے کہ مجھے مصلح موعود بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے دکھوں اور مصائب کے میدان میں کھڑا ہوں۔ اگر میں کسی غلطی یا غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا ہوں تو آپ ضرور مجھے اس غلطی سے نکالیے۔ کسی بھٹکے ہوئے اِنسان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت دینا تو ویسے ہی بڑے ثواب کا کام ہے۔ برادرم۔ اِس نیک کام میں دیر کیسی۔؟؟؟ آگے آپ لکھتے ہیں۔

I have already prepared a strong and irrefutable plan to get you back in the comfortable fold of the Jama'at Ahmadiyya. We shall present the Verse from the Holy Qura'an that will definitely allow you to meet with Hazoor.You do not need to suffer any more. I am with you like a true Brother, exactly in the same sense as Hazrat Masih-e-Maud (PBUH) wanted.

برادرم چوہدری صاحب۔ گذارش ہے کہ میں تو جماعت احمدیہ سے باہر گیا ہی نہیں ہوں اور نہ ہی جماعت میں رہتے ہوئے خاکسار نے کوئی غلط کام کیا ہے۔ خاکسار نے ایک علمی اور مذہبی نقطہ نظر پیش کیا ہے اور یہ کوئی غلط کام نہیں ہے۔ اگر میرا پیش کردہ نظریہ از روئے قرآن کریم غلط ثابت ہو جائے تو مجھے ایک غلط نظریہ پر بے وجہ اَڑے رہنے کی کیا ضرورت ہے۔؟ لیکن خاکسار کو تو جماعت احمدیہ میں ایک اِختلافی نقطہ نظر پیش کرنے کا حق ہی نہیں دیا گیا اور بڑے ظالمانہ اور جابرانہ انداز میں مجھے بمعہ اہل وعیال دائرہ جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ جناب چوہدری صاحب۔ آپ نے میرے مقدمہ سے واقف ہوئے بغیر جلدی میں یہ باتیں لکھی ہیں۔ اب میرا روحانی واقعہ پڑھنے کے بعد آپ مجھے بتائیں کہ اس سارے واقعہ میں میرا کیا گناہ ہے۔؟ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے کہ۔ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُوالْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ (المومن۔۱۶) بلند درجوں والا، عرش کا مالک، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے، اپنی وحی نازل فرماتا ہے تا کہ وہ ملاقات کے دن سے ڈراوے۔

برادرم چوہدری صاحب۔ جماعت احمدیہ میں ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانئے جماعتؑ سے دو مبارک وجودوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ اب اگر اللہ تعالیٰ حضورؑ کی جماعت میں کسی احمدی پر بذریعہ اِلہام ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی حقیقت کھول دیتا ہے تو اِس میں اُس احمدی کا کیا قصور ہے۔؟ ٦۔ ۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونے والا یہ میری جگہ آپ یا کوئی اور احمدی بھی ہوسکتا تھا۔ کیا اُسے اِس علم اور آگاہی کی یہ سزا دی جائے کہ اُسے جماعت احمدیہ سے اُٹھا کر باہر پھینک دیا جائے۔؟ ذرا غور فرمائیں کہ اگر ہمارے لیڈروں نے حضورؑ کے بعد آپکی جماعت کی یہ حالت بنا دی ہو تو ہمیں سوچنا پڑے گا کہ کیا ہم ایک روحانی اور دینی جماعت کے ممبر ہیں یا کہ کسی اِشتمالی تحریک (movement) کے۔ جس جماعت میں اُسکے کسی ممبر کو صرف ایک علمی سوال اُٹھانے پر نہ صرف اُس کا بمعہ اہل وعیال اخراج کر دیا جائے بلکہ اُسے مقاطعہ کی اذیتیں بھی سہنی پڑیں۔ ایسا زبان بندی کا دائرہ (fold) اُسکے کسی ممبر کیلئے آرام دہ (comfortable) کیسے ہوسکتا ہے۔؟ اگر آپ میرے سچے بھائی ہیں تو آپ کا یہ بھائی آپ کو اپنی مدد کیلئے بلا رہا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں نے کوئی غلطی کی ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمہارا یہ بھائی آپکے کہنے پر ہر جگہ اپنی غلطی کی معافی مانگنے کیلئے تیار ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ تمہارے اس بھائی پر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مہدی و مسیح موعود کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں اپنے موعود فضل اور رحمت کی چادر ڈال کر اُسے فتح اور ظفر کی کلید بنایا ہے تو پھر آپکا یہ بھائی (موعودز کی غلام مسیح الزماں) آپکے وعدہ کے مطابق آپکی مدد کا منتظر ہے۔

کلید فتح و ظفر تھا ئی تمہیں خدا نے اب آسماں پر نشان فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

آگے آپ لکھتے ہیں۔

Trust the LOVE that our beloved GOD has for each one of us. Seek the forgiveness and guidance

from your ALLAH who has declared that HE loves you more than a loving mother and more than a loving father.

برادرم چوہدری صاحب۔ خاکسار کم وبیش عرصہ ۲۷ سال سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ دعائیں کر رہا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ اگر میرے نفس نے مجھے کوئی دھوکہ دیا ہے تو مجھے معاف فرماتے ہوئے اس نفسانی فریب سے باہر نکال لے۔ لیکن اگر تو نے مجھ غریب اور یتیم پر رحم فرماتے ہوئے اس عاجز کو اپنی رحمت کا نشان بنایا ہے تو بھی تو ہر بات پر قادر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو لَا رَیۡبَ فِیۡہِ فرما کر شک کرنے سے منع فرمایا ہے۔ برادرم۔ اب میں اپنے ربّ سے کس بات کی معافی مانگوں۔؟ کیا اِس بات کی کہ اُس نے مجھ پر اپنا فضل اور رحم کیوں نازل فرمایا ہے۔؟ اِمسال جب سے آپ نے مجھے سمجھانے کیلئے لکھا تھا تو ایک بار پھر میں نے پُرخلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ اگر میں اپنے کسی نفسانی فریب میں مبتلاء ہو گیا ہوں تو پھر جناب چوہدری محمد اسلم صاحب کے ذریعے ہی مجھے ہدایت بخش دے۔ اِنہی دعاؤں کے دوران جب میں آپکے سوالات کا مفصل جواب لکھ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں میرے بھتیجے کی بیٹی کو ایک خواب دکھا دی جس میں خلیفہ رابع صاحب میرے ربوہ کے گھر کے باہر آ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ کافی لوگ اُنکے اردگرد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خواب بین بھی باہر جا کر خلیفہ رابع سے سوال کرتی ہیں۔ میں یہاں اُسکے الفاظ نقل کر دیتا ہوں۔ ''میں آگے بڑھ کر اِن سے پوچھتی ہوں کہ آپکے والد صاحب سچے تھے یا میرے دادا (خاکسار۔ ناقل) سچے ہیں تو وہ مایوسی سے جواب دیتے ہیں کہ یہی تو میں بتانے آیا ہوں کہ میرے والد نہیں یہ شخص سچا ہے۔''

برادرم اسلم صاحب۔ خاکسار اللہ تعالیٰ سے اب کس بات کی معافی مانگے۔؟ اس بات کی کہ اُس نے مجھے سیدھی راہ کیوں دکھائی ہے۔؟؟؟

کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزا — مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول — میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

آگے آپ لکھتے ہیں۔

It is very very honourable to admit a flaw, a fault or mistake although it seems arduous. There is nothing to be worried after you jump over the obstacle of confession and apologizing.

برادرم چوہدری صاحب۔ لگتا ہے شروع میں آپ کا یہ خیال تھا کہ خاکسار کسی نفسانی غلطی کا شکار ہے۔ اور آپ نے سوچا کہ برادرم عبدالغفار جنبہ کو سمجھا بُجھا کر معذرت یا معافی مانگنے کیلئے تیار کر لیا جائے اور اس طرح اُسکی اخراج اور مقاطعہ کی اذیت ختم ہو جائے گی۔ آپکی یہ سوچ بڑی مثبت ہے اور میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ اب خاکسار نے مورخہ گیارہ (۱۱) اپریل ۲۰۱۰ء کو اپنا مقدمہ آپکے آگے رکھا تھا اور میں آپکی طرف سے منتظر ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ خاکسار نے کس جگہ پر اور کیا غلطی کی ہے۔؟ انسان بہرحال خطاؤں کا پتلا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بشر ہونے کے ناطے کسی انسان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے اور اگر انسان کو پتہ چل جائے کہ اُس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو اُسے اپنی غلطی تسلیم کر لینے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ اگر واقعی کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اِسے تسلیم کرنے سے انسان کا وقار کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔ برادرم۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں نے کہاں اور کیا غلطی کی ہے۔؟ اگر میری کوئی غلطی ثابت ہو گئی تو میں نہ صرف اپنے ربّ سے بلکہ آپ ایسے مہربانوں سمیت سب افرادِ جماعت سے معافی مانگوں گا۔؟ لیکن برادرم چوہدری صاحب۔ لگتا ہے اب آپ کو میری سچائی کی خبر ہو چکی ہے۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ اب آپ مجھے سمجھانے اور میری مدد کرنے کی بجائے اپنے فرض اور اپنی ذمہ داری سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔

برادرم چوہدری صاحب۔ تیس (۳۰) مئی کو آپ کی یہ آخری ای میل مجھے موصول ہوئی تھی۔ آپ لکھتے ہیں۔

Honourable Abdul Ghaffar Janbah sahib;

Assalam-O-Alaikum Wa Rahmatullah-e Wa Barakatohu

I am very much ashamed and guilty for not being able to respond to your E-mail for a unjustifiable long time. Last night, I prayed before my ALLAH to enlighten me regarding the issues that I wanted to share with your honour. I did see a dream but that does NOT seem to be relevant with our discussion or subjects.

I was mentally and physically involved in the marriage proposal that had emerged during last montth. My prayers and mind were more focused on that situation. We have conducted the NIKAAH

ceremoney of my daughter on 23rd of May, 2010. (Last Week). Subsequent marriage or RUKHSATI is scheduled to be on the 21st of July 2010. May our benevolent and merciful ALLAH make this marriage the most blessed, ever lasting and successful in all respects. Aameen.

I had promised and raised your expectations by my e-mails. I have the duty and responsibility to fulfill my promise. I am ashamed because I have NOT done my duty in a timely manner.

I shall write to your honour as soon as I receive devine guidance on this subject. I am confident that you have a sincere faith that it is your duty to serve for the cause of ALLAH. I am convinced that your are exceptionally intelligent, dedicated and extra-ordinarily knowledgable.

I am afraid from ALLAH because I might be wrong in my judgment about your perceptions. I had a very special opportunity to supplicate before my ALL-KNOWING ALLAH, last night. I had an unclear dream last night and another comparatively clear dream today. I saw myself kissing the hands of my college /university teacher. That dream has made me more carefull. The judgment and knowledge of my GOD is my ultimate guidance. I shall continue to pray and wait for devine revelation on this topic. Please, remember me in your prayers. I shall not hesitate to confess if my GOD wants me to follow and assist you in your devine mission.

Sincerely,

Mohammad Aslam Chaudhry

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ آپکی یہ آخری ای میل تھی جو مجھے موصول ہوئی ۔ اِسکے بعد آج یعنی اکتیس (۳۱) اگست ۲۰۱۰ء تک آپکی طرف سے مکمل خاموشی ہے ۔ برادرم چوہدری صاحب۔ آپ نے جس بھرپور انداز میں اور مدد کے وعدوں اور درد کیساتھ مجھ سے میرے مقدمہ کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں اِنکی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو آپ کا صرف یہ فرمانا کہ میں آپکی ای میل کا کافی طویل عرصہ کے بعد بھی جواب نہ دینے پر شرمندہ ہوں کافی نہیں ہے۔ اِس ای میل میں آگے آپ فرماتے ہیں۔

I had promised and raised your expectations by my e-mails. I have the duty and responsibility to fulfill my promise.

میں نے بذریعہ ای میلز آپ سے وعدہ کیا اور آپکی توقعات کو بڑھایا ہے۔ اب یہ میرا فرض اور ذمہ داری ہے کہ میں اپنے وعدہ کو نبھاؤں

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ آپ سے گذارش ہے کہ اگر میری کوئی توقع غلط ہو تو اُسے بیشک پورا نہ کیجئے۔ مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہوگا۔ لیکن یہاں سوال توقعات سے بڑھ کر سچ اور جھوٹ کا ہے۔ اگر میں واقعی کسی غلطی میں مبتلا ہو گیا ہوں تو بڑے بھائی کی حیثیت سے آپ میری مدد کیجئے اور مجھے سمجھانے کی اپنی ذمہ داری پوری کیجئے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی ہے تو میں اپنے بڑے بھائی، اپنے دوست اور اپنے ساتھی سے گذارش کروں گا کہ وہ بھی اس ہدایت میں شامل ہو کر نہ صرف اِلٰہی رضا حاصل کریں بلکہ ساتھ ساتھ اپنی آخرت کو بھی سنواریں۔ آگے آپ فرماتے ہیں۔

I shall write to your honour as soon as I receive devine guidance on this subject.

جونہی مجھے اس موضوع پر اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل ہو گئی تو میں آپ کو لکھوں گا۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ آپ کو آپکے سوالات کے مفصل جوابات موصول ہوئے پانچ ماہ ہونے والے ہیں اور آپکی اس آخری ای میل کو بھی موصول ہوئے تین ماہ ہو گئے ہیں۔ یہ کافی سے زیادہ وقت ہے۔ خاکسار اپنے مقدمہ کے سلسلہ میں آپکے مہربان جواب کا شدت سے منتظر ہے لیکن آپ کی طرف سے مسلسل اور مکمل خاموشی کیوں ہے۔؟

برادرم چوہدری صاحب۔ ایک بات ۲ +۲ = ۴ کی طرح کلیۃً ثابت ہو چکی ہے۔ اب آپکی devine guidance سے میں کیا سمجھوں۔؟ آگے آپ فرماتے ہیں۔

"The judgment and knowledge of my GOD is my ultimate guidance. I shall continue to pray and wait for devine revelation on this topic."

اللہ تعالیٰ کا علم اور حکم ہی میری آخری راہنمائی ہے۔ میں دعائیں جاری رکھوں گا اور اس سلسلہ میں اِلٰہی وحی کا انتظار کروں گا۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:۔

” وَاِذْ اَخَذَاللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ o فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o“ (ال عمران آیت ۸۲۔۸۳)

ترجمہ۔ اور جب اللہ نے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اِس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُسکی مدد کرنا، فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اِس پر میری طرف سے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا تھا، ہاں ہم اِقرار کرتے ہیں، فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ اب جو (شخص) اِس عہد کے بعد پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہونگے۔

یہ وہ میثاق النبیین ہے جسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اُسکے بعد آنیوالے مصلح کی خبر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ اِس میثاق النبیین کے مطابق مصلحین کو بھیج کر اُمتوں یا جماعتوں کا امتحان لیتا رہا ہے کہ آیا وہ اپنے دعویٰ ایمان میں سچی تھیں یا کہ نام کی مومن۔ مذہبی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر آنیوالے موعود مصلح کی مدلّل اَتمام حجت کے باوجود اُسکی قوم یا جماعت نے میثاق النبیین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُس کا اِنکار کر دیا۔ مثلاً حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام یہ سب میثاق النبیین کے مطابق آنیوالے موعود مصلحین تھے اور اِنکی قوموں نے بڑی دلیری کیساتھ اِن سب کا اِنکار کیا تھا۔ جس طرح یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی آزمائش ہو چکی ہے اِسی طرح ضرور تھا کہ افراد جماعت احمدیہ کی بھی آزمائش ہوتی کہ آیا وہ اِمام آخرلزماں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان لانے میں سچے ہیں یا کہ برائے نام مومن۔ اِسی غرض کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو میثاق النبیین کے مطابق اُنکے بعد ایک ”زکی غلام“ جِسے آپؑ نے ”مصلح موعود“ کا لقب دیا ہے وعدہ بخشا تھا۔ جس طرح پہلی قوموں نے اپنے موعودوں کا اِس لیے اِنکار کیا تھا کیونکہ وہ موعود اِن قوموں کی خودساختہ اُمنگوں اور خواہشات کے مطابق ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ آج جماعت احمدیہ بھی پہلی اُمتوں اور قوموں کی طرح پیشگوئی ”زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعودؑ“ کی وجہ سے ایک زبردست آزمائش میں داخل ہو چکی ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت بھی یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ کونسے احمدی اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں اور کونسے برائے نام احمدی۔؟ کونسے احمدی اُس کلام اللہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوا کی پیروی کرنیوالے ہیں اور کونسے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنیوالے ہیں۔؟

برادرم اسلم صاحب۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی وقت جماعت احمدیہ میں کوئی مدعی بطور موعود زکی غلام مسیح الزماں کھڑا ہو جائے تو اُسکے دعویٰ کو پرکھنے کیلئے افرادِ جماعت کے پاس کیا معیار ہونا چاہیے۔؟ کیا اللہ تعالیٰ کو اپنے مرسل کی قبولیت کیلئے لوگوں کے دلوں پر اِلہام نازل کرنا چاہیے یا کہ اِس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ کوئی اور معیار ہے۔؟ واضح رہے کہ اولاً متذکرہ بالا ال عمران کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہر موعود مصلح کو پہچاننے یا اُسکی جانچ پڑتال کرنے کیلئے جو معیار مقرر فرمایا ہوا ہے اُسکے مطابق کسی اِلہام کی بجائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ یعنی جو اس کلام کو پورا کرنیوالا ہو جو تمہارے پاس ہے۔ اب ۲۰۔ فروری ۱۸۸٦ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف زکی غلام کی بشارت دی تھی بلکہ اُسکی کچھ نشانیاں بھی بیان فرمائی ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ میں اگر کوئی مدعی مصلح موعود ظاہر ہوتا ہے تو افراد جماعت کو چاہیے کہ وہ اُسے ۲۰۔ فروری ۱۸۸٦ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بیان فرمودہ نشانیوں کی روشنی میں ڈھونڈیں۔ ثانیاً۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ حکم و عدل بن کر آئے تھے۔ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دسمبر ۱۸۹۲ء میں اپنے کسی عزیز کے خط کے جواب میں اپنے دعویٰ مسیح موعود کو پرکھنے کے لیے لوگوں کے واسطے ایک معیار مقرر فرمایا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کبھی جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا مقدس نام لے کر کوئی مدعی بطور زکی غلام مسیح الزماں کھڑا ہو تو افرادِ جماعت کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست اِلہام کی بجائے بانئے سلسلہ احمدیہؑ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق اُس کے دعویٰ کو بھی پرکھ لیں۔ جماعت احمدیہ میں کسی بھی مدعی غلام مسیح الزماں کے دعویٰ کو پرکھنے کیلئے اِس سے بڑھ کر نہ کوئی عمدہ معیار ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی عمدہ راہنمائی۔؟ یہ ”معیار صداقت“ حضورؑ کی مشہور تصنیف ”آئینہ کمالاتِ اسلام“ روحانی خزائن جلد ۵ کے صفحات ۳۲٦ تا ۳۵۷ پر موجود ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ میری کتاب ”آمدن عید مبارک بادت“ کے صفحات ۱۵۷ تا ۱٦۷ کا بھی مطالعہ فرمائیں۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ حضورؑ کے بقول دراصل تمام ثواب کا دارومدار ایمان پر ہوتا ہے اور اِیمان اس بات کا نام ہے کہ جو بات پردہ غیب میں ہو اِس کو بعض قرائن کے ذریعہ قبول کیا جائے۔ اِسی قدر دیکھ لینا کافی ہوتا ہے کہ قرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اُسکے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ تو ایمان کی حد ہے

۔لیکن اگر کوئی انسان سچائی کو قبول کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِلہام یا خواب کا انتظار کرتا ہے یا نشان طلب کرتا ہے تو وہ عند اللہ فاسق ہے۔حضورؑ فرماتے ہیں ۔

’’تمام ثواب ایمان پر مترتب ہوتا ہے اور ایمان اسی بات کا نام ہے کہ جو بات پردۂ غیب میں ہو اُس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کیا جائے یعنی اس قدر دیکھ لیا جائے کہ مثلاً صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں اور قرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اُسکے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں ۔یہ تو ایمان کی حد ہے لیکن اگر اس حد سے بڑھ کر کوئی شخص نشان طلب کرتا ہے تو وہ عند اللہ فاسق ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۳۵)

برادرم چوہدری صاحب ۔یہ بات درست ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی سچا بندہ دنیا میں ظاہر ہوتا ہے تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ یقین دلانے کی خاطر قوم یا جماعت میں سے کسی اور بندے پر بھی بذریعہ اِلہام یا بذریعہ خواب اُسکی سچائی ظاہر فرما دیتا ہے۔اِس سے انکار نہیں ہے۔(یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مرضی ہے کہ اُس نے اپنے بندے کی صدق کی گواہی کیلئے قوم یا جماعت میں سے کس اِنسان پر اِلہام نازل کرنا یا کس کو خواب دکھانی ہے۔اس معاملہ میں کوئی انسان اللہ تعالیٰ کو پابند نہیں کر سکتا کہ ضرور وہ اُسے اِلہام یا خواب دکھائے)لیکن یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ وہ اپنے بندے کی قبولیت کیلئے سب لوگوں کے دلوں پر الہام نازفرمائے یا اُنہیں خوابیں دکھائے۔ایسا کرنے سے اولاً۔ایمان بالغیب والی صورت ختم ہو جاتی ہے اور ثانیاً۔پھر ایسے ایمان کا لوگوں کو اجر و ثواب بھی کس بات کا۔؟ مثلاً حضرت ابو بکر صدیق ،عمر فاروق ،عثمان ،علی ،ابوعبیدہ ،عبدالرحمان بن عوف ،سعد بن ابی وقاص ،طلحہ بن عبیداللہ ،زبیر بن عوام ،سعید بن زید ،زید بن حارث اور بلال حبشی رضی اللہ عنھم میں سے کیا کوئی ایک بھی ایسا تھا جو الہام اِلٰہی کے بعد آنحضرت ﷺ پر ایمان لایا ہو۔؟ آنحضرت ﷺ دعویٰ نبوت کے بعد کم وبیش دس بارہ سال مکہ میں کفر و بت پرستی کے خلاف نبرد آزما رہے ۔اس دوران سوڈیڑھ سو کے قریب مرد وزن اور بچے آپ ﷺ پر ایمان لائے تھے۔ کیا ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا تھا جو اِلہام اِلٰہی کے بعد آپ ﷺ پر ایمان لایا تھا۔؟ یا اِن میں سے کسی ایک نے بھی آنحضرت ﷺ سے یہ کہا ہو کہ محمد (ﷺ) آپ بلاشبہ صادق اور امین ہیں ،نیک ماں باپ کے بیٹے ہیں ،آپکی تعلیم اِنسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔لیکن آپکی سچائی کے سلسلہ میں’’ اللہ تعالیٰ کا علم اور حکم ہی میری آخری راہنمائی ہوگا ۔میں دعائیں جاری رکھوں گا اور اس سلسلہ میں اِلٰہی وحی کا انتظار کروں گا‘‘۔

اِسی طرح ۲۳۔مارچ ۱۸۸۹ء کو جب حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ بیعت لی تھی تو پہلے دن چالیس(۴۰) افراد آپکے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔کیا اِن چالیس (۴۰) میں سے کوئی ایک بھی ایسا تھا جس نے اِلہام اِلٰہی کے بعد آپکی بیعت کی تھی۔؟ میرے علم کے مطابق ایک بھی نہیں۔اسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی زندگی میں چند لوگ ایسے ہو سکتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام یا خواب حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت ضرور ظاہر فرمائی ہو لیکن دیگر لاکھوں لوگ ایسے تھے جنکی فہم و فراست اور نورِ بصیرت نے حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کو پایا تھا۔ان سب نے جب دیکھا کہ صدیوں کے حیات مسیح کے باطل عقیدے کو قرآن کریم ردّ فرما رہا ہے اور نزول مسیح موعود کے مسئلہ میں قرآن کریم حضرت مرزا صاحبؑ کا مصدق ہے تو پھر صاف دل اور متقی لوگوں کو کسی اِلہام کی ضرورت نہ رہی۔اُنہوں نے جان لیا کہ قرآن کریم سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات ثابت ہونے کے بعد اُمت محمدیہ میں نازل ہونیوالا مسیح موعود وہی شخص ہے جس پر وفات مسیح کا انکشاف ہوا ہے۔اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔کسی مدعی کی صداقت کو پرکھنے کے سلسلہ میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی موعود بندے کو دنیا میں ظاہر فرما دے اور وہ بندہ اپنی سچائی کے حق میں دلائل و براہین کیساتھ لوگوں پر اتمام حجت قائم کر دے۔تو ایسی حالت میں اگر کوئی شخص سچائی کو قبول کرنے کیلئے اِلہام یا خواب کا انتظار کرتا ہے تو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اِلہام کے نتیجہ میں حاصل کیا گیا ایمان مستحق اجر و ثواب نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی قرآن کریم میں یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ ’’ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ۔۴)‘‘ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی وہ ایسی بات پر ایمان لاتے ہیں کہ جو ہنوز پردہ غیب میں ہوتی ہے اور لوگوں پر کُلِّیۃً مکشوف نہیں ہوتی۔لہٰذا حق و باطل میں فرق کرنے کیلئے یہی کافی ہوتا ہے کہ چند قرائن جو وجہ تصدیق بن سکیں اپنے ہاتھ میں ہوں اور تصدیق کا پلہ تکذیب کے پلہ سے بھاری ہو۔اللہ تعالیٰ اپنے مُرسلوں کی سچائی پر کچھ پردے ڈال دیتا ہے تاکہ لوگ بعض قرائن کے ذریعے حق کو پہچانیں۔اللہ تعالیٰ ایسا کیوں کرتا ہے۔؟ اس سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں۔

’’یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو اُسکے کاموں میں تدبر کرنیوالے اور سوچنے والے اور اِس کی حکمتوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقل منداور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءِ ظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شکاوت کا اپنے پر داغ رکھتے ہیں۔وہ نافہموں کے دلوں پر جس ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردہ رکھ دیتا ہے تب اُنکو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزوؤں کی پیروی کرتے ہیں اور اُنکو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادّہ نہیں رکھتے۔اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کیساتھ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاکوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔اور صدق و ثبات میں ترقی دیں اور اُنکی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور ان

کو اِس کسر شان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور ہے۔ کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان ان کی جماعت میں شامل ہو جائے اور ان کے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اُسکی جماعت کے آبِ زلال کیساتھ کوئی پلید مادہ نہ مل جائے۔ اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیساتھ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔ اور صرف اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان دکھا تا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیروں میں مبتلا ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُس کو مشاہدہ کر لیتے۔ مگر در حقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشوں کے مطابق نشان دیکھ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں اور ہر ایک نوع فطرت اُس کو دیکھ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا میں جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکھتی ہے اور تمام مدارنجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہوسکتا تھا۔ بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لائق نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہیں ہوسکتا۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۰۔۲۱)

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے حقیقت تک پہنچنے کیلئے اِلہامات کی بجائے عقلی دلائل کو ہی کافی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپؑ اپنے عزیز کو خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں آپ کو ازراہِ تودّد و مہربانی و رحم اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اکثر فیصلے دنیا میں قیل و قال (بحث و مباحثہ۔ بات چیت) سے ہی ہوتے ہیں یہاں تک کہ صرف باتوں کے ثبوت یا عدم ثبوت کے لحاظ سے ایک شخص کو عدالت نہایت اطمینان کیساتھ پھانسی دے سکتی ہے اور ایک شخص کو تہمت خون سے بری کر سکتی ہے۔ واقعات کے ثبوت یا عدم ثبوت پر تمام مقدمات فیصلہ پاتے ہیں کسی فریق سے یہ سوال نہیں ہوتا کہ کوئی آسمانی نشان دکھلاوے تب ڈگری ہوگی یا فقط اس صورت میں مقدمہ ڈسمس ہوگا کہ جب مدعا علیہ سے کوئی کرامت ظہور میں آوے۔'' (روحانی خزائن جلد ۵) صفحہ ۳۵۶)

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ خاکسار یہاں ایک مباحثہ کے متعلق مختصراً عرض کرنا چاہتا ہے جو کہ جولائی ۱۸۹۱ء میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے درمیان لدھیانہ میں ہوا تھا۔ اس مباحثہ کے دوران مولوی نظام الدین نے مولوی محمد حسین سے پوچھا کہ کیا قرآن شریف میں حضرت مسیح کی زندگی کے بارے میں کوئی آیت ہے۔؟ کیونکہ مرزا صاحب تو آیت پر اڑے ہوئے ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جواباً کہا کہ قرآن شریف میں حیات مسیح کے بارے میں بیس آیات ہیں۔ مولوی نظام الدین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے آکر کہا کہ مرزا جی تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں؟ حضورؑ نے فرمایا کہ قرآن شریف ہے۔ مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ اگر قرآن شریف میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کے متعلق آیات ہوں تو پھر آپ مان لیں گے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ہاں میں مان لونگا۔ حضورؑ نے فرمایا اگر ایک ہی آیت لا کر دے دوگے تو میں قبول کر لونگا اور اپنے دعویٰ مسیح موعود کو چھوڑ کر توبہ کر لونگا۔ مولوی نظام الدین نے مولوی محمد حسین سے جا کر کہا کہ آپ مجھے قرآن شریف سے بیس آیات نکال دیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا کہ حدیثیں پیش نہیں کیں۔ مولوی نظام الدین صاحب مرحوم و مغفور نے کہا کہ مقدم قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کے ہوتے ہوئے حدیثوں کا کیا کام؟ مولوی محمد حسین نے گھبرا کر نظام الدین سے کہا کہ قرآن شریف میں اگر کوئی آیت حیات مسیح کے متعلق ہوتی تو ہم کبھی کی پیش کر دیتے۔ قرآن شریف ہمیں سپورٹ (support) نہیں کرتا بلکہ مرزا صاحب کے دعویٰ کو سچا کرتا ہے۔ مولوی نظام الدین نے مولوی محمد حسین بٹالوی سے کہا کہ جب قرآن تمہارے ساتھ نہیں تو پھر تم نے مجھ سے بیس آیات کا جھوٹا وعدہ کیوں کیا۔؟ مولوی نظام الدین نے کہا کہ محمد حسین قرآن شریف تمہارے ساتھ نہیں بلکہ مرزا صاحب کیساتھ ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ لہٰذا میں بھی مرزا صاحب کیساتھ ہوں اور تمہارے ساتھ نہیں۔ یہ دنیا کا معاملہ نہیں جو میں شرم کروں۔ دین کا معاملہ ہے جدھر قرآن شریف اُدھر میں۔ جب مولوی محمد حسین نے دیکھا کہ مولوی نظام الدین ہاتھ سے گیا تو پھر اُس نے مولوی محمد حسن سے کہا کہ تم اِسکی روٹی بند کر دو۔ آئندہ اس کو روٹی نہ دینا۔ لیکن مولوی نظام الدین صاحب نے روٹی کی پرواہ نہ کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں آکر بیعت کر لی۔ یہ واقعہ تذکرۃ المہدی (مصنف پیر سراج الحق) کے صفحہ ۱۵۵ پر تفصیل کیساتھ موجود ہے۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ قرآن کریم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ موسوی مسیح ابن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور اس طرح آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق نزول فرمانیوالا مسیح موعود ایک اُمتی فرد ہوگا۔ اسی طرح زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں قرآن کریم سے یہ قطعی طور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے تینوں جسمانی لڑکوں (مرزا بشیر الدین محمود احمد، مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد) کا موعود زکی غلام ہونا تو درکنار وہ تو اِلہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مولوی نظام الدین صاحب کسی مہدی اور مسیح موعود کا تربیت یافتہ نہیں تھا لیکن اسکے باوجود اُسکے اندر اتنا تقویٰ تھا کہ اُس نے قرآن کریم سے موسوی مسیح ابن مریم کی وفات ثابت ہونے کے بعد حیات مسیح کے باطل عقیدہ سے رجوع کر کے فوراً حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ مسیح موعود کو قبول کر لیا۔ برادرم اسلم صاحب۔ وفات مسیح ابن مریم

ثابت ہونے کے بعد مولوی نظام الدین صاحب نے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر چہ مرزا غلام احمد کے مؤقف کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے لیکن پھر بھی مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح موعود کو قبول کرنے کیلئے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِلہام کا انتظار کروں گا۔کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تربیت یافتہ جماعت میں مولوی نظام الدین صاحب جتنا بھی تقویٰ نہیں ہے جو افراد جماعت سچائی کے معاملہ میں قرآن کریم جیسی عظیم الشان وحی متلوکو پس پشت ڈالتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست اِلہام کے محتاج ہیں۔کیا اُنہیں سید الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عظیم الشان اِلہام پر بھروسہ نہیں۔؟؟؟ آپ اپنی ای میل کے آخر میں لکھتے ہیں۔

I shall not hesitate to confess if my GOD wants me to follow and assist you in your devine mission.

مجھے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے چاہا کہ میں آپ کی پیروی کروں اور آپکے اِلٰہی مشن میں آپ کو مدد فراہم کروں۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔جس طرح خاکسار نے قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں یہ بات ثابت کردی ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط تھا۔ثانیاً۔خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دعویٰ غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے ثبوت کے طور پر ایک قطعی،علمی اور اِلہامی ثبوت بخشا گیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ۲۰۔فروری ۱۸۸٦ءکی اِلہامی پیشگوئی میں وعدہ فرمایا ہوا تھا۔مثلاً۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پرکیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُالْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْهَرُالْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''

برادرم چوہدری صاحب۔اِن دونوں دلائل (اولاً۔خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کا غلط ثابت ہونا اور ثانیاً۔نئے مدعی کے پاس ثبوت کے طور پر اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ قطعی اور علمی نشان ہونا) کے ہوتے ہوئے کسی احمدی کا مزید شرح صدر کیلئے اِلہام اِلٰہی کا انتظار کرنا چہ معنی دارد۔مزید یہ بھی واضح ہو کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر اپنے فضل اور رحمت کی چادر ڈال کر مجھے بطور غلام مسیح الزماں کھڑا کیا ہے۔اِس لحاظ سے آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اِس اِلٰہی مشن کا خاکسار کیساتھ بھی تعلق ہے لیکن امر واقع یہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود پوری جماعت کا مسئلہ ہے کیونکہ میثاق النبیین کے مطابق یہ اِلہامی پیشگوئی ہم سب کے ایمان میں داخل ہے۔اِلہامی پیشگوئی کے مطابق جب موعود زکی غلام آئے گا تو پہلی اُمتوں کی طرح اُسکی بعثت کیساتھ بھی جماعت احمدیہ کی آزمائش وابستہ ہوگی۔جس طرح آنحضرت ﷺ کی بعثت آپ کا ذاتی مشن نہیں تھا بلکہ آپ یہودیوں اور عیسائیوں کے موعود نبی تھے اور آپکی بعثت کیساتھ یہودیوں اور عیسائیوں کی سخت آزمائش ہوئی تھی۔اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد مہدی و مسیح موعودؑ کی بعثت کیساتھ مسلمانوں کی آزمائش وابستہ تھی۔اسی طرح اِلہامی پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ میں نازل ہونے والے موعود غلام مسیح الزماں کیساتھ جماعت احمدیہ کی آزمائش وابستہ ہے اور اس لحاظ سے یہ اُس کا ذاتی مشن نہیں ہے۔اگر یہ میرا ذاتی مشن ہوتا تو نہ مجھے ای میلز لکھنے کی آپ کو ضرورت تھی اور نہ ہی آپکے سوالات کے مفصل جوابات دینے کی مجھے ضرورت تھی۔اگر تقویٰ کیساتھ تحقیق کے بعد کسی احمدی پر میرے دعویٰ کی سچائی ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ مجھ پر بطور زکی غلام ایمان لاتا ہے تو ایسا اِنسان میثاق النبیین کے اپنے عہد میں سرخرو ہوتا ہے۔باقی میری ذمہ داری تو وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (یٰسٓ۔۱۸) کے مطابق صرف اتنی ہے کہ میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک کھول کھول کر پہنچا دوں۔آگے لوگ اس پیغام کو مانیں یا نہ مانیں یہ اُن کا اپنا نفع نقصان ہے۔برادرم چوہدری صاحب۔آپ اپنی ایک ای میل میں جسے خاکسار پہلے ہی نقل کر چکا ہے فرماتے ہیں۔

My very Honourable Brother, my Friend, my Companion and seemingly a very willing and dedicated servant of my GOD, I intend to help you because, I have read your letters, appeals and repeated cries for help. It is just possible that our mother like loving GOD may have directed my attention to your website and then moved my heart in a direction to share my knowledge and experiences with your Honour..........I want to help you for the sake of my GOD.

میرے بہت ہی معزز بھائی،میرے دوست،میرے ساتھی اور بظاہر میرے خدا کیلئے وقف شدہ بندے۔میں آپکی مدد کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے آپکے خطوط میں مدد کیلئے درخواستیں اور بار بار فریادیں پڑھی ہیں۔یہ ممکن ہے کہ ہمارے ماں کی طرح پیار کرنیوالے خدا نے میری توجہ آپکی ویب سائٹ کی مبذول کروائی ہو اور پھر میرے دل میں میرے علم اور تجربات سے آپ کو فائدہ پہنچانے کیلئے تحریک پیدا کی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اپنے خدا کی خاطر آپکی مدد کرنا چاہتا ہوں۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔وحی اور اِلہام کے بہت سارے معانی میں سے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ''دل میں بات ڈالنا''۔ویسے بھی وحی اور اِلہام ایک ہی شئے ہیں اور اِن میں کوئی فرق نہیں ہے۔جیسا کہ خلیفہ ثانی صاحب بھی لکھتے ہیں۔

’’اصل بات یہ ہے کہ اِلہام کے معنی سمجھنے میں پہلے علما کو بہت کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اور اِسی بناء پر وہ اِلہام کی تعریف یہ کرتے رہے ہیں کہ دردل انداختن۔ ایسی بات جو دل میں ڈال دی جائے اُس کو اِلہام کہتے ہیں حالانکہ اِلہام اور وحی دونوں ایک ہی چیز ہیں اور اِن میں کسی قسم کا فرق نہیں۔ یہ صرف صوفیاء کی اصطلاح تھی کہ اُنہوں نے اُس کلام کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر نازل ہوتا تھا اِلہام کہنا شروع کر دیا تا کہ لوگ کسی فتنہ میں نہ پڑیں ورنہ اِلہام اور وحی میں کوئی فرق نہیں۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۴۳۰)

برادرم چوہدری صاحب۔ آپ کافی دفعہ اپنی ای میلز میں فرما چکے ہیں کہ آپکا اللہ تعالیٰ سے مکالمہ ومخاطبہ (communications) ہے۔ جیسا کہ مورخہ ۱۰۔ فروری ۲۰۱۰ء کو آپ اپنی پہلی ہی ای میل میں فرماتے ہیں۔

"I have personal experience of communications with my Most Gracious ALLAH."

مجھے اپنے رحیم وکریم اللہ کیساتھ مکالمہ ومخاطبہ کا ذاتی تجربہ ہے۔

برادرم چوہدری صاحب۔ اب آپکی توجہ کا میری ویب سائٹ کی طرف مبذول کروانا اور پھر آپکا میرے خطوط میں مدد کیلئے میری درخواستیں اور فریادیں پڑھ کر آپکے دل میں میری مدد کیلئے تحریک پیدا کرنا وحی و اِلہام نہیں ہے تو پھر یہ اور کیا ہے۔؟ اس تحریک کے نتیجہ میں جب آپ نے بڑے خلوص نیت کیساتھ خدا کیلئے میری مدد کرنے کے واسطے مجھے ای میلز لکھیں تو میں نے بھی بڑے خلوص اور دیانداری کیساتھ آپ سے سمجھنے کیلئے اور آپ سے مدد حاصل کرنے کیلئے اپنا مقدمہ آپکے آگے کھول کر رکھ دیا۔ آپ نے میرے مقدمہ کا بڑی دیانتداری اور بڑی باریک بینی کیساتھ مطالعہ فرما کر مجھے مورخہ ۱۸۔ اپریل ۲۰۱۰ء کو لکھا۔

I must confess that your Honour has truly demonstrated exceptional and superior level of your intellegence, knowledge, research and appropriate refereces. A famous part of that (pesheen-goyee) is that "Woh Balaa ka Zaheen aur Faheem Ho-gaa" is definitely applicable in your case. I have an obligation to express my views with absolute Respect, Truth and Love. It is now clear to me that your Honour does have ample capacity, talent and capability to understand the meanings of different terms and words used in the Holy Qura'an.

میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ نے واقعی اپنی غیر معمولی اور اعلیٰ درجے کی ذہانت، علم، تحقیق اور موزوں حوالہ جات پیش کرنے کا ثبوت دیا ہے۔ اِس پیشگوئی کا ایک مشہور حصہ یہ ہے کہ ’’وہ بلا کا ذہین اور فہیم ہوگا‘‘۔ یقینی طور پر یہ بات آپ پر پوری اُترتی ہے۔ میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں مطلق عزت، سچائی اور محبت کیساتھ اپنی رائے کا اظہار کروں۔ اب مجھ پر واضح ہوگیا ہے کہ آپ میں قرآن کریم میں وارد مختلف الفاظ اور اصطلاحوں کو سمجھنے کی کافی صلاحیت، ٹیلنٹ اور قابلیت موجود ہے۔

پھر مورخہ ۳۰۔ مئی ۲۰۱۰ء کو اپنی آخری ای میل میں آپ مجھے لکھتے ہیں۔

"I am convinced that your are exceptionally intelligent, dedicated and extra-ordinarily knowledgable. "

میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ غیر معمولی ذہین، وقف شدہ اور حیرت انگیز معلومات کے حامل ہیں۔

برادر چوہدری صاحب۔ اب جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپکی توجہ میری ویب سائٹ کی طرف مبذول کروائی اور پھر میرے خطوط پڑھنے کے بعد آپ میں میرے مدد کرنے کی تحریک پیدا کی اور پھر میرے مقدمہ کو پڑھ کر آپ کا بڑی دیانتداری کیساتھ میرے متعلق یہ فرمانا کہ پیشگوئی کے یہ الفاظ ’’وہ بلا کا ذہین اور فہیم ہوگا‘‘ آپ پر یقینی طور پر منطبق ہوتے ہیں۔ اس ساری کاروائی (proceedings) کے بعد اب آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس قسم کا اِلہام چاہتے ہیں۔؟ کیا اللہ تعالیٰ انسانی شکل میں کسی فرشتے کو آپ کی طرف بھیجے جو آپکا ہاتھ پکڑ کر میرے ہاتھ میں دے کر کہے کہ یہی عبدالغفار جنبہ وہ موعودز کی غلام ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو بشارت بخشی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔

برادرم۔ مذہبی دنیا میں نہ پہلے کبھی ایسا ہوا اور نہ ہی اب ہوگا۔ صادق کو قرائن کیساتھ پہچاننا پڑتا ہے۔ بقول شخصے ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ لاہور میں احمدیہ ہوسٹل دار الحمد میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے چند دن بعد اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر اِنکشاف فرمایا اُس کا مفہوم یہ تھا کہ اے عبدالغفار اب تجھے کسی جامع میں جا کر علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اب میں تجھے اپنے حضور رجسٹر کرتا ہوں اور میں تجھے علم دوں گا اور تو لوگوں کا منہ بند کر دے گا۔ اس وقت مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ علم کس قسم کا ہوگا۔؟ واپس ربوہ آنے کے چند ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ میرے مہدی و مسیح موعود نے مجھ سے خبر پا کر لوگوں کو بتایا تھا کہ ’’۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔‘‘ یہاں علم اور معرفت سے ریاضی یا

فزکس کا علم نہیں بلکہ ذات باری تعالیٰ کا علم یعنی (Devine knowlrdge) مراد ہے۔ اگر چہ اس علم کے دوران کچھ مادی علوم کا بنیادی علم بھی ضرور مل جاتا ہے۔ پھر چند مہینوں کے بعد ہی مجھے پتہ چل گیا کہ جس علم کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ذات باری تعالیٰ کے علم کیساتھ ساتھ پیشگوئی مصلح موعود کا علم ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے متذکرہ بالا علم و معرفت میں کمال اور سب کا منہ بند کرنے کی پیشگوئی اپنے موعود زکی غلام کے متعلق ہی فرمائی تھی۔

برادرم چوہدری صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں علم مجھے بذریعہ الہام عطا فرمائے ہیں۔ مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اُسی دن یا اگلے دن Virtue is God کے الفاظ مجھ پر الہام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس الہامی نظریہ کا علم خاکسار کو اس رنگ میں دیا کہ اِس میں زکی غلام کی مرکزی علامات پوری فرمادیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت اور علم و معرفت (Devine knowlrdge) میں کوئی بھی عالم میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ برادرم چوہدری صاحب۔ خاکسار نے علم کے سلسلہ میں اس الٰہی وعدہ (اب میں تجھے اپنے حضور رجسٹر کرتا ہوں اور میں تجھے علم دوں گا اور تو لوگوں کا منہ بند کردے گا) کو ۱۹۹۷ء میں خلیفہ رابع کو بتادیا تھا اور اُنہیں کہا تھا کہ اگر کسی کو اس میں شک ہو تو وہ اسکی آزمائش کرسکتا ہے۔ آپ نے میری کتاب غلام مسیح الزماں پڑھی ہے اور آپ نے اس سلسلہ میں میری تحریر کتاب کے صفحہ نمبر ۹۱ پر پڑھی ہوگی۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ خلیفہ رابع صاحب کافی ہوشیار اور صاحب علم انسان تھے۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ مجلس سوال و جواب میں بعض اوقات خلیفہ رابع صاحب سوال کنندہ کو درمیان میں ہی ٹوک کر روک دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں تیرا سوال سمجھ گیا ہوں۔ اور پھر جواب دینا شروع کردیتے تھے۔ آپ کو یاد رہے کہ میں نے علم سے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ خلیفہ رابع کے آگے رکھا تھا نہ کہ کسی مرزا مسرور احمد کے آگے۔ اور میرا یہ دعویٰ آج بھی دنیا کے آگے ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کا تعلق تو صرف جماعت احمدیہ کیساتھ ہے اور اس سلسلہ میں وہی میرے مخاطب ہیں لیکن علم و معرفت یعنی اِلٰہی علم میں تو دنیا کا ہر عالم میرا مخاطب ہے اور میرا یہ دعویٰ ہر عالم کے سامنے ہے۔ علم و معرفت میں کمال کے سلسلہ میں اگر کسی عالم کو میرے اس دعویٰ میں شک ہو تو خاکسار ہر جگہ اُس کا شک دور کرنے کیلئے تیار ہے۔ لوگ کتابوں سے ذات باری تعالیٰ کا علم حاصل کرتے ہیں لیکن وہ ذات باری تعالیٰ ہر لحمہ میرے دل کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ ؎

حسن بھی آپ ہیں عشق بھی آپ ہیں   جس طرح دیکھئے آپ ہی آپ ہیں

برادرم چوہدری صاحب۔ خاکسار نے چند ماہ پہلے آپ کو ایک خط میں ایک عبدالرحمٰن احمدی کا ذکر کیا تھا۔ وہ کسی وجہ سے جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر تحفظ ختم نبوت والوں کیساتھ جا شامل ہوا۔ اُس نے ایک جھوٹا بیان دیا کہ وہ مرزا ناصر احمد کا بیٹا اور حضرت بانئے جماعتؑ کا پڑپوتا ہے۔ یہ ایک ایسا معمولی سا جھوٹا واقعہ تھا جس سے نہ جماعت احمدیہ پر کوئی پہاڑ گرنے والا تھا اور نہ ہی کسی احمدی کے ایمان پر کوئی فرق پڑنے والا تھا لیکن اسکے باوجود جماعت احمدیہ کا ترجمان (ناظر امور عامہ سلیم الدین اور جماعت کا پرنٹ میڈیا اور ایم ٹی اے نے عبدالرحمٰن کے جھوٹ کی تردید میں دن رات ایک کردیا۔ اس غرض کیلئے عبدالرحمٰن کی ماں اور اُسکے بھائیوں کے انٹرویوز لے کر بار بار ایم ٹی اے پر نشر کیے گئے۔ برادرم چوہدری صاحب۔ اس واقعہ کے بالمقابل جماعت احمدیہ میں ۱۹۹۳ء سے ایک احمدی کا اتنا بڑا دعویٰ جس سے جماعت احمدیہ کے نظام اور مصلح موعودی محل کی بنیادیں تک لرز رہی ہیں۔ اُسکے جواب میں جماعت کی طرف سے سوائے میرے اور میرے اہل و عیال اور میرے اصحاب کے اخراج اور مقاطعہ کے مکمل خاموشی ہے۔ برادرم۔ اس خاموشی سے افراد جماعت کو کیا پیغام مل رہا ہے۔؟ اِس پر غور و فکر کریں اور سوچیں۔ وہ جماعت احمدیہ جو ایک چھوٹے سے مسئلہ کا بھی فوراً نوٹس لیتی ہے وہ خاکسار کے دعویٰ کے آگے اتنی بے بس اور خاموش کیوں ہے۔؟ کیا وہ میرا لحاظ کررہی ہے۔؟ ہرگز نہیں۔ خلیفہ رابع صاحب بھی اور علمائے جماعت احمدیہ بھی کامل طور میرے صدق سے آگاہ ہو چکے تھے اور اب بھی آگاہ ہے۔ جماعت احمدیہ جانتی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں خلیفہ ثانی کے دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کیلئے اِنکے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کے بالمقابل زکی غلام (مصلح موعود) سے متعلق مبشر اِلہامات اور قرآن کریم خاکسار کیساتھ ہیں اور میرے دعویٰ کو سچا ثابت کرتے ہیں۔

برادرم چوہدری صاحب۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اِنسانوں کی اصلاح کیلئے کسی قوم یا جماعت میں اپنا کوئی مرسل بھیجتا ہے تو اُس مرسل کو قوم میں ہمیشہ تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ پہلی قسم اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو قوم یا جماعت میں غلط عقائد گھڑ کر خود بھی اور قوم کو بھی اِن عقائد کا پیروکار بنا لیتے ہیں۔ اور یہ لوگ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ اُنکے خودساختہ عقائد اور بت پرستی کی اصلاح ہو کیونکہ اِن عقائد کیساتھ اُنکے دنیاوی مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مرسل اصلاح کیلئے آتا ہے تو یہ طبقہ اُس کا سب سے زیادہ مخالف ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ طبقہ مرسل کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ دوسری قسم عام اِنسانوں کی ہوتی ہے جنکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا (فرقان۔۴۵) وہ تو فقط جانوروں کی طرح ہوتے ہیں، بلکہ رویّہ کے لحاظ سے اِن سے بھی بدتر۔

اِس قسم کے اِنسانوں پر نہ کسی سچائی کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی یہ جھوٹ سے بیزار ہوتے ہیں۔ یہ بھی اپنے دنیاوی مفادات کے اَسیر ہوتے ہیں۔ جب کبھی اللہ تعالیٰ بغرض اصلاح اپنے کسی مرسل کو بھیجتا ہے تو یہ عام لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی لیڈرشپ کا جھگڑا ہے جو کہ مرسل اور ہمارے راہنماؤں کے درمیان ہے اور ہمارا اس جھگڑے سے کیا تعلق؟ تیسری قسم اِن لوگوں کی ہوتی ہے جو سلیم الفطرت، متقی، صاحب فہم، صاحب اثر اور صاحب رائے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے راہنما غلطی خوردہ ہیں اور جھوٹ کی پیروی کررہے ہے

ہیں۔ یہ لوگ تعداد میں قلیل ہوتے ہیں۔ جب مرسل آتا ہے تو یہ لوگ اُسکی بات کو توجہ کیساتھ سنتے ہیں اور اکثر اُسکی ہدایت میں شامل ہوجاتے ہیں۔کسی بھی زمانے میں اِلٰہی مرسل کو ایسے ہی متقی، صاحب اثر اور صاحب رائے لوگوں سے مدد ملتی ہے اور پھر اِن کو دیکھ کر آہستہ آہستہ عام لوگ بھی اِلٰہی گروہ میں شامل ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ جس سے حزب اللہ طاقتور ہونا شروع ہوجاتا ہے اور حزب الشیطان کمزور۔ آنحضرت ﷺ جو رحمت العالمین ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کیلئے رسول بنا کر بھیجا تھا اور آپ یہود و نصاریٰ کے موعود نبی بھی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ’’لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَاٰمَنَ بِیَ الْیَھُوْدُ۔‘‘ (صحیح بخاری) یعنی کاش مجھ پر دس یہودیوں کو ہی ایمان لانے کی توفیق مل جاتی تو اس سے اکثر یہودیوں کو ایمان لانے کا موقع مل جاتا اور اُن کیلئے بھی ہدایت کا راستہ کھل جاتا۔ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ وہ جماعت احمدیہ میں سے کچھ ایسے صاحب رائے اور صاحب اثر افراد مجھے عنایت فرمادے جس سے عام افراد جماعت کیلئے ہدایت کا راستہ کھل جائے۔

دردمندانہ گذارش۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں مومنوں کو نصیحت فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۔۔۔ (النساء۔۱۳۶) اے مومنو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کیلئے گواہی دینے والے بن جاوٴ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔۔۔

برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب۔ اگرچہ سچ کتنا ہی تلخ کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے ہر حال میں مومنوں کو سچ کی گواہی دینے کیلئے نصیحت فرمائی ہے۔ ایک ایسا مدعی جس کی نہ صرف زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات تائید کررہے ہیں بلکہ قرآن کریم بھی اُس کا مصدق ہے۔ مزید برآں ۱۹۹۳ء سے جماعت احمدیہ بظاہر اس معمولی اِنسان کے آگے ٹس سے مس نہیں ہورہی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ **آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے**۔ جماعت احمدیہ میں ایک مدعی کی اتنی بڑی واضح سچائی کے باوجود آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِلہامات کا انتظار کرنے کے کیا معنی ہیں؟ برادرم چوہدری صاحب۔ آخر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے۔ آپ اپنی ذمہ داری اور اپنے وعدہ کو نبھائیں۔ یقیناً خاکسار یا تو غلطی خوردہ ہے اور یا پھر صادق۔ تیسری کوئی بھی صورت نہیں ہے۔ اگر خاکسار آپکی نظر میں غلطی خوردہ ہے تو برائے کرم مجھے سمجھائیں۔ خاکسار آپ سے یا کسی بھی جماعتی عالم سے کسی بھی جگہ پر یا اگر کوئی میرے پاس آکر سمجھانا چاہے تو بھی میں سمجھنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر میں صادق اور آسمان سے ہدایت یافتہ ہوں تو بھی میری آپ ایسے پڑھے لکھے انسان سے درخواست ہے کہ چونکہ آپ پر میری سچائی ظاہر ہوچکی ہے لہٰذا آپ چندروزہ زندگی کا نہ سوچیں بلکہ حضرت بانئے جماعت کے موعود زکی غلام کے معاون و مددگاروں میں شامل ہوکر اللہ تعالیٰ کی رضا کیساتھ ساتھ اپنی آخرت بھی سنواریں۔ اور اگر میں آپکی نظر میں غلطی خوردہ ہوں تو بھی اگر آپ نے مجھے سمجھانے کی اپنی ذمہ داری اور وعدہ سے پہلوتہی کی تو پھر میں میدان حشر میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور پیش کروں گا۔ میں اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا کہ اے اللہ تعالیٰ جناب چوہدری محمد اسلم صاحب نے مجھ سے میرے سمجھانے اور میری مدد کرنے کے وعدے ضرور کیے تھے۔ میں نے وہ سارا سچ جو تو نے مجھ پر ظاہر فرمایا خوب کھول کر جناب چوہدری صاحب کے آگے رکھا تھا لیکن وعدوں کے باوجود اِنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ میرے اس خط کا جواب ضرور اور جلدی عنایت فرماوٴ گے۔ اللہ تعالیٰ آپکی مدد فرمائے اور آپ کو حق الیقین بخشے۔ آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/ کیل۔ جرمنی

مورخہ ۳۱۔ اگست ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆☆☆